مستحق سمجھ کر زکوۃ دی، بعد میں پتہ چلا کہ وہ سید ہے تو؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13313

تاریخ اجراء: 14 رمضان المبارک 1445ھ / 25 مارچ 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک شخص کو زکوٰۃ کی نیت سے کچھ رقم دی، جبکہ زید کو اُس شخص کے معاشی حالات کی بناپر اس بات کا ظنِ غالب تھا کہ یہ شخص مستحقِ زکوٰۃ ہے، لیکن اب کسی ذریعے سے زید کو اس بات کا علم ہوا ہے کہ وہ شخص تو سید ہے۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں زید کی زکوٰۃ ادا ہو گئی؟ اگر ادا نہیں ہوئی تو واپسی کی کیا صورت ہو گی؟ کیونکہ وہ شخص تو اُس رقم کو خرچ بھی کر چکا ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق کسی کی ظاہری حالت دیکھ کر اُسے مستحقِ زکوۃ سمجھ کر زکوۃ دی جائے، تو زکوۃ ادا ہو جائے گی اگرچہ غیر مصرف میں یہ زکوۃ دی ہو، لہذا پوچھی گئی صورت میں زید کی زکوۃ ادا ہو گئی اُس پر دوبارہ زکوۃ ادا کرنا کوئی ضروری نہیں۔

مستحقِ زکوۃ سمجھ کر زکوۃ دی اور وہ ہاشمی نکلا تو دوبارہ زکوۃ ادا کرنا ضروری نہیں۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری وغیرہ کتبِ فقہیہ میں ہے: ”إذا شك وتحرى فوقع في أكبر رأيه أنه محل الصدقة فدفع إليه أو سأل منه فدفع أو رآه في صف الفقراء فدفع فإن ظهر أنه محل الصدقة جاز بالإجماع، وكذا إن لم يظهر حاله عنده، **وأما إذا ظهر أنه غني أو هاشمي أو كافر أو مولى الهاشمي أو الوالدان أو المولودون أو الزوج أو الزوجة فإنه يجوز وتسقط عنه الزكاة** في قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالىٰ۔“ یعنی جب کسی شخص کو شک ہو اور وہ تحری یعنی سوچ بچار کرے یہاں تک کہ اُسے غالب گمان حاصل ہو جائے کہ یہ شخص زکوۃ کا محل ہے پھر اسے زکوۃ دی یا پھر اُس سے سوال کیا اور اس نے زکوۃ دے دی یا پھر اُسے فقیروں کی صف میں کھڑا دیکھ کر زکوۃ دے دی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ زکوۃ کا محل تھا تو بالاجماع زکوۃ ادا ہو گئی، اسی طرح اگر اُس کا کوئی حال ظاہر نہ ہو تب بھی

زکوۃ ادا ہو گئی۔ بہر حال جب بعد میں یہ بات ظاہر ہو کہ یہ شخص تو غنی یا ہاشمی یا کافر یا ہاشمی کا غلام یا والدین یا اولاد یا میاں بیوی میں سے تھا تو یہ بھی جائز ہے، اس صورت میں امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمہ کے نزدیک اِس شخص پر سے زکوۃ ساقط ہو جائے گی۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، ج 01، ص 190، مطبوعہ پشاور)

تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:"(دفع بتحر) لمن یظنہ مصرفاً۔۔۔۔(وان بان غناہ او کونہ ذمیا او انہ ابوہ او ابنہ او امراتہ او ھاشمی، لا) یعید لانہ اتی بمافی وسعہ حتی لو دفع بلا تحر لم یجز ان اخطا۔" یعنی کسی کو مصرف سمجھ کر تحری کر کے زکوۃ دی۔۔۔۔ پھر (بعد میں) اس کا غنی یا ذمی کافر ہونا، یا اس کا باپ یا بیٹا یا بیوی یا ہاشمی ہونا ظاہر ہوا تو دوبارہ زکوۃ دینا ضروری نہیں، کیونکہ جو اس کی قدرت میں تھا وہ کر چکا یہاں تک کہ اگر اس نے بغیر تحری زکوۃ دی تو خطاء ظاہر ہونے کی صورت میں زکوۃ ادا نہ ہوئی۔(تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 354-353، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

بہار شریعت میں ہے:"**جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکاۃ دے سکتے ہیں اور زکاۃ دے دی بعد میں ظاہر ہوا** کہ وہ مصرف زکاۃ ہے یا کچھ حال نہ کھلا تو ادا ہو گئی اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اُس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد تھی یا شوہر تھا یا زوجہ تھی **یا ہاشمی** یا ہاشمی کا غلام تھا یا ذمّی **تھا، جب بھی ادا ہو گئی۔**"(بہار شریعت، ج 01، ص 932، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net